www.KitaboSunnat.com

اختر راہی

مولوی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

ساکن قلعہ میہاں سنگھ

خطہ پنجاب میں جن علمائے دین نے توحید و سنت کی دعوت عام کی۔ ان میں مولوی غلام رسول مرحوم کا نام سرِفہرست ہے۔ ان کے آباء و اجداد موضع سکندرپورہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے بعدازاں ترکِ سکونت کر کے کوٹ بھوانی داس ضلع گوجرانوالہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ اعوان برادری کے اس خاندان کی وجہ سے کوٹ بھوانی داس پنجاب کا بغداد مشہور ہوا۔

۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء میں مولوی غلام رسول پیدا ہوئے۔ ان کا شجرۂ نسب یہ ہے۔ مولوی عبداللہ المعروف بہ غلام رسولؒ بن مولوی رحیمؒ بن نظام الدین خادمؒ بن بہار الدینؒ بن مولانا محمد اکرمؒ بن حافظ عصمت اللہؒ بن مولوی عبداللہؒ بن شیخ سکندرؒ بن نور محمدؒ بن پیر محمدؒ

اس خاندان کے بارے میں "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" کی مثل صادق آتی ہے۔ نظام الدین خادم فارسی کے نہایت اچھے شاعر تھے۔ انھوں نے نظامی گنجوی کے تتبع میں ایک فارسی مثنوی لکھی تھی۔

تعلیم:- مولوی غلام رسول پانچ سال کے ہوئے تو قرآن مجید پڑھنے کے لیے مسجد میں بٹھائے گئے۔ بڑی مشکل سے قرآن مجید پڑھا۔ آغاز میں ان کا حافظہ نہایت کمزور تھا مگر بارہ سال کی عمر میں پہنچ کر قوتِ حافظہ میں اس قدر ترقی ہوئی کہ ابتدائی تعلیم کی کمی پوری کر لی۔ اس زمانے میں خاندانِ "لِگا"[1] کی شہرت عروج پر تھی۔ مولوی غلام محی الدین بگویؒ بازارِ حکیماں

---

[1] "لِگا" بھیرہ کے مواضعات میں سے ہے۔ مولوی غلام محی الدین بن حافظ نور حیات بن حافظ محمد شفا بن حافظ نور محمد بگوی معروف عالمِ دین اور فقیہ تھے۔ ۲ محرم ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ قرآن مجید حافظ حسین سے پڑھا اور ۱۲۲۹ھ میں برادرِ خورد مولوی احمد دین بگوی کے ساتھ دہلی گئے۔ (باقی بر صفحۂ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں مسندِ درس بچھائے ہوئے تھے۔ مولوی صاحب ان سے اکتسابِ فیض کے لیے لاہور گئے۔ لاہور میں مولوی صاحب امداد ان کے برادرِ خورد مولوی احمد دین مرحوم سے استفادہ کیا۔ تقریباً بیس سال کی عمر میں مروجہ درسِ عربی سے فارغ ہو گئے۔

سفرِ سوات و بنیر

مولوی صاحب کی طبیعت بچپن ہی سے عبادت و ریاضت کی طرف راغب تھی۔ چنانچہ دورانِ تعلیم کتابوں سے زیادہ نوافل اور عبادات پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ اس دور میں سوات کے اخوند صاحب[1] کی شہرت دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے سوات اور بنیر کا طویل سفر اختیار کیا۔ اخوند صاحب سے ملاقات ہوئی مگر بیعت پر طبیعت آمادہ نہ ہوئی۔ واپسی پر تربیلہ ضلع ہزارہ میں چندے قیام کیا۔ جہاں کے نمبردار نے عزت و تکریم سے رکھا اور "حضرت میر کوٹھے والے" کے حضور حاضر ہونے کا مشورہ دیا۔ نمبردار خود ان سے ارادت رکھتا تھا۔ چنانچہ مولوی صاحب "کوٹھے والا" حاضر ہوئے اور حضرت میر کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ ع

مدت سے جس کی آرزو تھی مل گیا وہ گُل انھیں

سفرِ سوات و بنیر سے واپس گھر آئے مگر اہلِ دل کی صحبت سے استفادہ کا شوق اس قدر غالب تھا کہ کچھ عرصہ بعد سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ خواجہ محمد سلیمان تونسوی[2] سے ملاقات کا

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) شاہ اسحاق دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) سے حدیث پڑھی اور شاہ عبدالعزیز صاحب (م ۱۲۳۹ھ) سے استفادہ کیا۔ شاہ غلام علی مجددی (م ۱۲۴۰ھ) سے بیعت ہوئے۔ ۱۲۴۱ھ میں وطن مراجعت کی۔ والد انتقال کر چکے تھے۔ ان کی مسندِ درس و ارشاد پر متمکن ہوئے۔ فقیر عزیز الدین کی درخواست پر لاہور آئے اور مسجد حکیماں میں بیس سال حدیث کا درس دیا۔ ہزارہا علماء نے ان سے اکتسابِ فیض کیا۔ ۳ شوال ۱۲۷۲ھ (۱۸۵۶ء) کو وفات پائی۔

[1] اخوند عبدالغفور صاحب سوات صوبہ سرحد اور نواحی علاقوں میں بااثر بزرگ تھے۔ انھوں نے انگریزوں کے قبضہ پشاور (۱۸۴۹ء) کے بعد سوات اور بنیر کے علاقوں میں شرعی حکومت کے قیام کی جدوجہد کی۔ انگریزوں سے مجاہدانہ معرکے کیے۔ ۱۲۹۳ھ (۱۸۷۷ء) میں رحلت کی۔

[2] خواجہ محمد سلیمان تونسوی ۱۱۸۳ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہو گئے۔ تحصیل علم کے لیے دور دراز کے سفر کیے۔ آخر کوٹ مٹھن میں قاضی محمد عاقل خلیفہ خواجہ نور محمد مہارویؒ کے درس میں شریک ہو گئے۔ اپنے (باقی بر صفحہ آئندہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروگرام بنایا۔

سفرِ تونسہ

تونسہ جا کر خواجہ سلیمان تونسوی سے ملاقات کی۔ چونکہ خواجہ موصوف اپنے مریدوں کو تصور شیخ کی تعلیم دیتے تھے اور ان کے ہاں بعض ایسے وظائف مروج تھے جن سے سنت کی بو نہیں آتی تھی۔ اس لیے چنداں تعلقِ خاطر پیدا نہ ہوا۔ تاہم خواجہ تونسوی نے بلا بیعت اپنا خلیفہ ہونے کا شرف بخشا۔

قیام لاہور

سفرِ تونسہ سے واپسی پر لاہور میں اقامت اختیار کی۔ لاہور میں توحید و سنت کے بھولے ہوئے سبق کو دہرایا۔ ان کی بے باکی اور جرأت، حق گوئی کی وجہ سے ایک طبقہ مخالف ہو گیا۔ اور مخالفین نے بدنام کرنے کی پوری کوشش کی مگر مخالفین کی چالیں ناکام ہوئیں اور ان کے عقیدتمندوں کی تعداد بڑھتی ہی گئی۔ سینکڑوں غیر مسلم ان کے ہاتھ پر حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے اور بہت بڑی تعداد میں گمراہ مسلمانوں نے توحید و سنت کی راہ اختیار کی۔

میاں نذیر حسین دہلویؒ سے استفادہ

لاہور میں ان کی داعیانہ کوششوں سے ان کا نام خاصا مشہور ہو چکا تھا۔ تاہم طلبِ علم میں اب بھی عار نہ تھی۔ مولانا عبداللہ غزنویؒ[2] کے ساتھ میاں نذیر حسین دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)[1] سے استفادہ کے لیے دہلی گئے اور ربیع الثانی ۱۲۷۹ھ میں میاں صاحب سے حدیث کی سند لی۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) آبائی گاؤں "گرھ گوجی" اور تونسہ میں دعوت و تبلیغ دین کرتے رہے۔ آخر، صفر ۱۲۶۷ھ کو دنیا سے رحلت کی۔

[1] میاں نذیر حسین محدث ۱۲۲۰ھ (۱۸۰۵ء) میں سورج گڑھ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ صادق پور میں ابتدائی تحصیلِ علم کی۔ ۱۲۴۳ھ میں دہلی آئے اور سربرآوردہ اکابر سے اکتساب فیض کیا۔ ۱۲۸۰ھ میں مجاہدین کی امداد کے الزام میں ایک سال قید و بند میں گزارا مگر "جرم" ثابت نہ ہونے کی بنا پر رہا کر دیئے گئے۔ بعد میں "شمس العلماء" کا خطاب ملا۔ ۱۳۲۰ھ (۱۹۰۲ء) میں دہلی میں انتقال کیا۔

[2] مولوی عبداللہ غزنوی بن محمد بن محمد شریف ۱۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔ علامہ حبیب اللہ قندھاری اور میاں نذیر حسین محدث سے علمِ حدیث پڑھا۔ کافی عرصہ کابل میں رہے اور پھر امرتسر (مشرقی پنجاب) میں سکونت اختیار کی۔ ۱۲۹۸ھ میں رحلت کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۱۸۵۷ء میں گرفتاری

سنہ ۱۲۷۳ھ (سنہ ۱۸۵۷ء) میں مسلمانانِ برصغیر نے آزادی حاصل کرنے کے لیے آخری عسکری کوشش کی۔ جنگ آزادی کے ابتدائی دنوں میں مولوی موصوف اور مولوی عبداللہ غزنوی دہلی میں تھے اور جس مسجد میں مقیم تھے وہاں گولیاں آ آ کر گرتی تھیں۔

جنگِ آزادی کی ناکامی پر انگریزوں نے مسلمانوں کو خصوصی طور پر انتقام کا نشانہ بنایا۔ بہت سے علماء گرفتار ہوئے اور ان میں سے اکثر کسی ثبوت کے بغیر پھانسی چڑھا دیے گئے یا کالا پانی بھیج دیے گئے۔ مولوی موصوف دہلی سے رخصت ہو کر امرتسر آ گئے۔ دو روز حافظ محمود امرتسری کی مسجد میں ٹھہرے۔ امرتسر ہی میں مولوی صاحب کو معلوم ہو گیا کہ ان کی گرفتاری کا اشتہار جاری ہو گیا ہے۔ امرتسر سے اپنی سسرال فتح گڑھ تشریف لے گئے۔ فتح گڑھ میں بھی پولیس گرفتاری کی کوشش کرتی رہی مگر بے سود۔ مولوی صاحب قلعہ میہاں سنگھ آ گئے۔

قلعہ میہاں سنگھ میں اعزہ و اقربا پہلے سے گرفتاری کے اشتہار سے آگاہ تھے۔ بھائی حکیم غلام محمد نے روپوش ہونے کا مشورہ دیا۔ اس پر فرمایا "پوشیدگی میں عمر گزارنی مشکل ہے۔ قضائے الٰہی پر میں راضی ہوں۔ حاکم وقت میرے بیانات سنے گا اور تحقیقات بھی کرے گا۔ یونہی شکایت پر مجھے پھانسی نہیں دے دے گا۔ آپ مجھے باہر نکلنے سے منع نہ فرمائیں۔"[1] چنانچہ بر سر عام نقل و حرکت کرنے لگے اور گرفتار ہو گئے۔ عدالتی کارروائی کے بعد آپ کی رہائی عمل میں آئی۔ اگرچہ رہا ہو چکے تھے مگر ضلع سے کہیں باہر سفر کی اجازت نہ تھی۔

حج مبارک

سنہ ۱۲۸۰ھ میں حج کا قصد کیا اور مکہ معظمہ روانہ ہوئے۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ میں شاہ عبدالغنی بن ابوسعید مجددی کے درسِ حدیث میں شریک ہوئے اور سندِ فضیلت حاصل کی۔

مولوی صاحب کا مزاج

مولوی صاحب مسلکاً اہل حدیث تھے۔ ایک بار ان سے کسی نے دریافت کیا کہ مقلد اور غیر مقلد کے بارے میں فیصلہ فرمائیے۔ انھوں نے جواب دیا:-

یہ سمجھ کی بات ہے اور ہے بھی بڑی موٹی بات۔ مثال اس کی یوں ہے کہ ایک تالاب

---

[1] سوانح حیات مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والے ص۶۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چار نالیاں نکلتی ہیں۔ جو شخص کسی نالی سے پانی پئے گا وہ تالاب ہی کا پانی ہوگا اور اگر کوئی شک والی طبیعت والا براہِ راست تالاب سے پانی پئے گا تو وہ بھی اسی تالاب کا پانی ہے یہی حال مقلد اور غیر مقلد کا ہے۔ صرف یہ ذہن میں رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے سامنے کسی کے قول و عمل کی وقعت نہیں اور یہی ائمہ مجتہدین کا فرمان بھی ہے۔[1]

تصانیف

مولوی صاحب نے اصلاحِ عوام کے لیے پنجابی زبان کو ذریعہ اظہار بنایا۔ اگرچہ موصوف فارسی میں خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ مؤلف حیات مولوی غلام رسولؒ نے ان کے فارسی مکتوبات اپنی کتاب میں درج کیے ہیں۔ مولوی صاحب نے شعر و نظم سے اصلاحِ اخلاق اور تبلیغِ دین کا کام لیا۔

مولوی صاحب سے پنجابی زبان کی مندرجہ ذیل کتابیں یادگار رہیں۔ ان میں سے بعض کئی بار شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ قصہ حضرت بلالؓ (منظوم)

۲۔ حُلیہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خورد و کلاں)

۳۔ قصہ سسّی پنّوں (منظوم)

۴۔ سی حرفی

۵۔ مجموعہ نماز بامعنی پنجابی۔ نمازِ جنازہ، خطبہ نکاح، طریق نکاح، صفت ایمان، شش کلمہ رسالہ مذمتِ بے نمازاں، ادعیہ مسنونہ، فتویٰ فرضیتِ جمعہ و ردِ احتیاطی شامل ہیں۔

۶۔ تفسیر سورۂ فاتحہ۔

۷۔ پنج باب (پنجابی نثر) مسائل فقہ پر "پکی روٹی" کے انداز پر یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے یعنی عقیدہ، مسئلہ، فضیلت اور نصیحت۔

۸۔ پکی روٹی۔ پنجابی نثر میں مسائل فقہ پر ۱۲ صفحات کا رسالہ ہے۔ ۷۴ سوالات مع جوابات ہیں۔

۱۰۔ فتاویٰ مولوی غلام رسول (فارسی)

تلامذہ

مولوی صاحب سے ایک دنیا نے استفادہ کیا۔ بیس پچیس طلبا ان کے پاس ہمیشہ مقیم رہتے

[1] سوانح حیات ص۹۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جن کی ضروریات خورد و نوش وہ خود ہی پوری کرتے تھے۔ ان کے مندرجہ ذیل تلامذہ نے خاصی شہرت حاصل کی ہے۔

۱۔ حافظ ولی اللہ لاہوری (م ۱۲۹۶ھ) مؤلف مباحثہ دینی، صیانۃ الانسان والبحاث ضروری۔

۲۔ مولوی عبدالعزیز بانی انجمن حمایت اسلام۔ لاہور

۳۔ مولوی غلام حسین ساکن ساہووالہ۔ ضلع سیالکوٹ

۴۔ مولوی احمد علی ساکن کوٹ بھوانی داس۔

۵۔ مولوی علاؤالدین صاحب ساکن گوجرانوالہ۔

وفات

۶۳ سال کی عمر میں ۱۲۹۱ھ (۱۸۷۴ء) قلعہ میہان سنگھ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔

عظمت طب کا ترجمان

ماہنامہ "راہنمائے صحت" لائلپور

ایڈیٹر:- حکیم عبدالرحیم اشرف

- مسیح الملک اجمل اعظم کے جانشین
- تحریک خلافت کے بے لوث کارکن
- شاعر مشرق علامہ اقبال کے معالج خصوصی
- تحریک پاکستان کے نڈر مجاہد
- اطباء کی نمائندہ جماعت طبی کانفرنس کے روح رواں اور
- مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی کے جاں نثار ساتھی حضرت شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی رحمۃ اللہ علیہ کی جدوجہد سے بھرپور، پرعزم زندگی کی عکاسی کے لیے عنقریب ماہنامہ "راہنمائے صحت" ــــ لائلپور

شفاء الملک نمبر

شائع کر رہا ہے ــــ یہ خاص نمبر شفاء الملک مرحوم کی زندگی کے ہر ہر پہلو کے بارے میں ایک مکمل دستاویز ہوگا۔ مرحوم کے تمام انتہائی قریبی احباب کی نگارشات کے علاوہ ان کے غیر مطبوعہ مضامین، مکاتیب اور کئی دوسرے نوادرات اس خصوصی اشاعت کی زینت ہوں گے۔

شفاء الملک مرحوم کے متعلقین و احباب اور ان کے قریبی حضرات کے مشوروں اور تعاون کے ہم طلبگار ہیں۔ مضمون نگار حضرات اپنی نگارشات جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

رابطہ کے لیے:- زاہد اشرف ــ ماہنامہ راہنمائے صحت ۹۴ جناح کالونی پوسٹ بکس نمبر ۱۰۱ لائلپور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ